FROM : ۹۳۰/۷/۱۸   FAX NO. :05824462565   2 Jul. 2009 11:34AM P1

۹۱

ھ ——— ۲۶

۹۰/۱۲۷

بخدمت جناب مفتی صاحب السلام علیکم

جناب عالی!

مودبانہ گزارش ہے کہ ہم اہلیان آر ونڈہ قران وسنت کی روشنی میں ایک دینی مسئلہ کی وضاحت چاہتے ہیں مسئلہ کچھ یوں ہے کہ مورخہ 10-05-2009 بروز اتوار سرسید پبلک سکول آر ونڈہ میں سالانہ نتائج پر ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں دیگر پروگراموں کے ساتھ ساتھ ایک انتہائی شرمناک ڈرامہ بطور خاکہ سیکنڑوں لوگوں کی موجودگی میں پیش کیا گیا جس میں اسلام کے اہم رُکن نماز کی تذلیل وتحقیر کی گئی جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کی عین نماز ظہر کے وقت تقریباً 1:30 بجے بچے نے اذان کے پہلے دو جملے لاؤڈ سپیکر پر بلند آواز میں ادا کیے پھراس طرح اقامت کے دو جملے پھر نماز کے تمسخرا عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے ڈرامے کے طور پر بچوں کی جماعت کرائی گئی دوران نماز بچے کو فون کی گھنٹی بجی جواباً بچے نے کہا میں نماز پڑ رہا ہوں پھر امام بچہ جب رکوع میں گیا تو مقتدی بچے نے اس کی پیٹھ پر تھپکی ماری پھر امام بچہ سجدہ میں گیا تو اس نے اٹھ کر سجدہ کی حالت میں تمام مقتدیوں کی پیٹھ پر باری باری جوتے مارے۔

دیگر جو اس ادارے کے نگرانِ اعلیٰ ہیں وہ حافظِ قرآن ہیں وہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے سامنے یہ پروگرام ہوا لیکن وہ حلفاً کہتے ہیں کہ ان کی اس پروگرام کی وجہ کسی بھی صورت میں اسلام کی یا نماز کی تضحیک وتحقیر مُراد نہیں تھی بلکہ جسطرح آج کل عام سکولوں میں ایسے پروگرام ہوتے رہتے ہیں اسی طرح کا ہمارے سکول میں پروگرام ہوا ہے۔

لہذا مفتی صاحب قرآن وسنت کی روشنی میں فتویٰ دیں کہ جن لوگوں نے یہ پروگرام کرایا سہواً یا عمداً ان کے لیے کیا حکم ہے؟ اور جن لوگوں نے یہ پروگرام دیکھا ہے ان کے لیے کیا حکم ہے؟

دستخط

المعارض

حافظ محمد منیر ولد خان محمد -

ماسٹر محمد خورشید ولد بگا خان

1-7-2009-

۱۸۰

0301-2760130

محمد علی

جواب منسلکہ ورق پر ملاحظ فرمائیں -

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

دین اسلام کے کسی بھی رکن کو استہزاء کرنا یا بطور ڈرامہ کے ایسے طریق سے نقل اتارنا کہ اس سے استہزاء کی صورت بنتی ہو، ناجائز اور حرام ہے ایسے شخص کا ایمان سلب ہونے کا اندیشہ ہے۔

لہٰذا اگر مذکورہ واقعہ انتظامیہ نے قصداً استہزاءِ نماز کے لیے کیا ہے تو ان پر ضروری ہے کہ وہ اپنے اس فعل پر توبہ واستغفار کرتے ہوئے تجدید ایمان و تجدید نکاح کریں اور اس پروگرام کو دیکھنے والے افراد میں سے جو اس پروگرام سے خوش ہو رہا ہو اس کے لیے بھی یہی حکم ہے بصورت دیگر ان پر لازم تھا کہ اسی وقت اس پروگرام کو رکواتے یا احتجاجاً وہاں سے نکل جاتے۔

اور اگر ایسا قصداً نہیں کیا گیا تو بھی ایسی صورت پیش آنے پر ان کے لیے علی الاعلان اسی مجمع میں اپنی طرف سے اظہار براءت کرنا ضروری تھا اور اس واقعہ کے وقوع پر توبہ استغفار کرنا ضروری ہے اور اس واقعے کے محرک کو سرزنش کرنا ضروری ہے۔

من استخف بالقرآن أو بالمسجد أو بنحوه مما يعظم في الشرع كفر...... من أهان الشريعة أو المسائل التي لا بد منها كفر..... والاستهزاء بحكم من أحكام الشريعة كفر.

(شرح ملا علي القاري على الفقه الأكبر، فصل في القراءة والصلاة، ص ۱۶۷، ۱۲۴/ ص ۱۲۶ قديمي)

فقط

واللہ أعلم بالصواب

کتبہ: محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
۲۷/۷/۳۰ھ

الجواب صحیح
۶/۸/۳۰ھ

الجواب صحیح
۲۸/۷/۳۰ھ

جامعہ فاروقیہ
شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی پاکستان